بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمِ خوابیدہ اٹھ، ہنگامہ آرا تو بھی ہو!

جنوبی ایشیا میں مسلم اقلیتوں کی نسل کشی کے پس منظر میں

استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا بیان

As-Sahab

الحمد لله رب العالمين, الحمد لله الذي له ما في السماوات والأرض كل له قانتون, بديع السماوات والأرض, وإذا قضى أمرا فإنما يقول له كن فيكون. والصلاة والسلام على خاتم النبيين أشرف الأنبياء والمرسلين محمد وعلى آله وصحبه وذريته أجمعين, وبعد:

دنیا بھر میں بسنے والے میرے محبوب مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقیناً آپ تک برما، بھارتی آسام اور سری لنکا میں بسنے والے مظلوم مسلمان بھائیوں و بہنوں پر ٹوٹنے والی قیامت کی المناک خبریں پہنچی ہوں گی۔ محض چند دن کے اندر اندر ہزار ہا مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر دیا جاتا ہے مگر کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ دنیا کی وہ نام نہاد 'بڑی طاقتیں' جو مریخ تک ایک تجرباتی مشین پہنچانے کے لیے اربوں ڈالر صرف کرنے سے دریغ نہیں کرتیں، خود اس کرۂ زمین پر ہونے والے ظلم و فساد کو روکنے کے لیے ادنیٰ ترین وسائل صرف کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ ہمدردی و غمخواری کے نام پہ بننے والی وہ عالمی تنظیمیں جو افریقہ کے کسی چڑیا گھر میں بیمار ہونے والے چیتے کو بچانے کے لیے دن رات ایک کر دیتی ہیں، ہزاروں انسانوں کی بہیمانہ نسل کشی پر مذمتی بیان دینے سے آگے کچھ نہیں کر پاتیں۔ وہی مغربی حکومتیں اور این جی اوز جو پاکستان میں توہینِ قرآن کے الزام میں قید لڑکی کو معصوم ثابت کرنے اور قید سے رہا کروانے کے لیے تمام اسباب بروئے کار لاتی ہیں، جو محض ۱۳۰ ہندوؤں کے پاکستان چھوڑ کر بھارت چلے جانے پہ آسمان سر پہ اٹھالیتی ہیں، وہی حکومتیں اور این جی اوز برما اور آسام میں بیس ہزار مسلمانوں کے قتل، ہزاروں گھروں اور دکانوں کے نذرِ آتش کیے جانے اور لاکھوں مظلوموں کے دربدر ہونے پہ گنگ نظر آتی ہیں۔ وہی امریکہ جو سالہا سال تک برما پر اس لیے پابندیاں عائد کیے رکھتا ہے کہ وہاں اپوزیشن جماعتوں کو سیاسی آزادیاں نہیں حاصل، اسی امریکہ کو اس امر پہ کچھ تشویش نہیں ہوتی کہ برما کی مسلم آبادی جینے کی آزادی تک سے محروم ہے۔ وہی اقوامِ متحدہ جو مشرقی تیمور کے عیسائیوں کے تحفظ کے لیے فوراً حرکت میں آتی ہے، جو جنوبی سوڈان کے عیسائیوں کو علیحدہ وطن دلوانے کے لیے اپنی پوری قوت صرف کر دیتی ہے، جو نائیجیریا کے عیسائیوں کے غم میں ہر دم تڑپتی ہے، بلکہ جو اتنے حساس ضمیر کی مالک ہے کہ اس سے مالی میں مزاروں کا ڈھایا جانا بھی ہضم نہیں ہو پاتا...... اسی اقوام متحدہ کا ضمیر جنوبی ایشیاء میں مسلم اقلیتوں کی جبری جلاوطنی اور نہتی مسلم آبادیوں کے علی الاعلان قتلِ عام پر خاموش تماشائی بنا رہنے میں ادنیٰ خلش محسوس نہیں کرتا۔

وہی عالمی و مقامی ذرائع ابلاغ جو مجاہدین کی کسی کارروائی میں اتفاقی خطاء سے کسی ایک معصوم شخص کے مارے جانے کو بڑھا چڑھا کر سرخیوں میں جگہ دیتے ہیں، اس کے اہلِ خانہ کی بین کرتی آوازیں بار بار سنواتے ہیں، کارروائی کے اصل ہدف و مقصد کو زیرِ بحث لائے بغیر پوری توجہ اس خطاء پر یوں مرکوز کر دیتے ہیں گویا مجاہدین نے پوری کارروائی اسی معصوم فرد کو مارنے کے لیے ترتیب دی تھی، بلکہ جو کتنی ہی بار جھوٹی خبریں گھڑ کر مجاہدین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں...... وہی دجالی ذرائع ابلاغ ہزاروں نہتے مسلمان عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کی بلا اشتعال و بلا جواز، بے رحمانہ نسل کشی کو ایک چھوٹی سی ذیلی خبر میں 'باہمی نسلی فساد' کے طور پر پیش کرتے ہوئے اور یوں ہر قسم کی صحافتی اخلاقیات مکمل طور پہ بالائے طاق رکھتے ہوئے ذرا حیاء نہیں کرتے۔

میری محبوب امتِ مسلمہ!

یہ ہے امریکہ کی قیادت میں چلنے والے جدید بین الاقوامی نظام کی حقیقت! اس نظام میں ہر ایک کے دین کا تحفظ اہم ہے، ہر ایک کی جان، مال اور عزت پہ ہاتھ ڈالنا حرام ہے...... سوائے مسلمانوں کے! مسئلہ برما، بھارت، سری لنکا یا تھائی لینڈ کی مسلم اقلیتوں کا ہو، مشرقی ترکستان یا فلپائن کی مسلم آبادی کا ہو، شیشان و بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کا ہو، یا شام اور عراق میں بسنے والی سنی آبادی کا...... جب تک صرف مسلمان ذبح ہو رہے ہیں، تب تک نہ تو نام نہاد عالمی ضمیر جاگتا ہے، نہ نام نہاد عالمی برادری حرکت میں آتی ہے۔ یہ نظام تو بنا ہی ہمیں محکوم بنانے اور زنجیروں میں جکڑے رکھنے کے لیے ہے۔ افسوس ہے ان مرعوب ذہنوں پر جو اتنا مسلم خون بہائے جانے کے بعد بھی اور اس عالمی نظام کے مکروہ چہرے پہ سے نقاب اٹھ جانے کے بعد بھی اسی نظام کے اندر رہتے رہتے، انہی عالمی قوانین کی پابندی کرتے کرتے، محض پر امن ذرائع سے اس ظلم کو رفع کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یقیناً یہ راہ نہ صرف شرعاً بلکہ عقلاً بھی رد و مردود ہے! تھوڑی سی عقل رکھنے والا شخص بھی مظلوم کو یہ مشورہ نہیں دے گا کہ ظالم سے اپنا حق وصول کرنے کے لیے اسی کے پیروں میں پڑ جاؤ۔ قوت کا مقابلہ تو قوت ہی سے کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو...... ظالموں کا زور نہ توڑا جائے...... تو زمین فساد سے بھر جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ٥ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ (البقرۃ 39.40)

''اجازت عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور بیشک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔ وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اللہ اگر انسانوں میں ایک کو دوسروں سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھادی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے، اور بیشک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ بیشک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے''۔

اگر یہ امت ایک دوسرے کی نصرت نہ کرے، اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد نہ کرے اور کفار کے مقابلے میں یکجا نہ ہو تو انجام خرابی و بربادی ہی نکلتا ہے۔

ارشادِ ربِ کریم ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (الأنفال: 73)

''اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، (اے مسلمانو!) اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) ایسا (تعاون) نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا فساد برپا ہو جائے گا''۔

ان المناک واقعات نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ او آئی سی یا اس کے رکن ممالک سے ...... مسلم خطوں کی حکومتوں اور افواج سے...... کسی خیر کی توقع رکھنا عبث ہے۔ یہ تو خود غیروں کے غلام ہیں۔ ان کی تشکیل بھی استعمار کے ہاتھوں انجام پائی اور ان کا بنیادی مشن بھی استعماری طاقتوں کے مفادات کا تحفظ ہے۔ ان کی بندوق کا رخ مسلمانوں کے خلاف تو پھر سکتا ہے، لیکن ان کے تحفظ کے لیے یہ کبھی لبلبی نہیں دباتے۔ دنیا کے کونے کونے میں موجود مسلمانوں کے لیے اللہ کی غیبی تائید کے بعد اگر کوئی امید کی کرن ہے تو وہ مجاہدینِ فی سبیل اللہ ہیں جو امریکہ و اسرائیل کی قیادت میں چلنے والے اس

جدید عالمی نظام کے خلاف بر سرِ پیکار ہیں جس نے اس امت کو غلام بنا رکھا ہے۔ دنیا پر سے اس نظام کا شکنجہ ٹوٹنا ہی تمام دنیا کے مظلومین کے لیے آزادی کی نوید ثابت ہو گا...... اور ربِ کریم سے قوی امید ہے کہ ظالموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کرانے کا یہ دن اب بہت دور نہیں ہے۔

میرے عزیز پاکستانی بھائیو!

اس موقع پر یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آج آسام اور برما میں جو المناک واقعات پیش آ رہے ہیں ان کی ذمہ داری پاکستانی فوج پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جی ہاں! اس فوج کے مظالم کی داستان بہت طویل ہے، لیکن یہ سیاہ داستان ہماری نگاہوں سے دہائیوں تک نہایت سلیقے سے اوجھل رکھی گئی ہے۔ آج جو مسلمان برما اور آسام کی کافر آبادی کے نشانے پر ہیں، ان میں ان مسلمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جو بنگلہ دیش کے قیام تک مشرقی پاکستان میں پاکستانی حکومت کا ساتھ دیتے رہے اور علیحدگی پسند رجحانات کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن جب ۹۰،۰۰۰ مسلح پاکستانی فوجیوں نے جنرل نیازی کی قیادت میں، جنرل اروڑا کے سامنے، پلٹن میدان میں ہتھیار ڈالے...... تو اس سے نہ صرف پاکستان کے دولخت ہونے کی راہ ہموار ہو گئی بلکہ ان لاکھوں مسلمانوں کی زندگیاں بھی برباد ہو گئیں جو سالہا سال تک پاکستان کو اپنے خوابوں کی تعبیر سمجھ کر اس کی حمایت کرتے رہے۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد وہی ہوا جس کا خوف تھا۔ پاکستانی فوج نے بنگال میں جو وحشیانہ مظالم کیے تھے، ان کا بدلہ لینے کے لیے پاکستان کی حمایت کرنے والوں کو نشانہ بنایا جانے لگا۔ ان انتقامی کارروائیوں سے جانیں بچا کر آبادی کا کچھ حصہ بھارتی آسام کی طرف اور کچھ برما کی طرف ہجرت کر گیا۔ آج یہ بے سروسامان مسلم آبادی ساری دنیا میں تنہا ہے۔ نہ تو برما و بھارت میں انہیں امن میسر ہے، نہ بنگلہ دیش کی حکومت ان کے لیے واپسی کے دروازے کھولتی ہے اور نہ ہی پاکستان کی حکومت و فوج انہیں تحفظ فراہم کرنے کے لیے کوئی قدم اٹھاتی ہے۔ یقیناً یہاں یہ سوال پوچھنا ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کو ایسے کیا سرخاب کے پر لگے ہیں کہ اس کو پالنے کی خاطر پورے ملک کے عوام اپنے خون پسینے کی کمائی سے بھاری ٹیکس ادا کر کے اس کے خرچے پورے کریں؟ آخر اس فوج نے اسلام یا مسلمانوں کی کونسی خدمت کی ہے؟ کہاں اور کس محاذ پہ اس نے کافروں کے شر سے مسلمانوں کو بچایا ہے؟ اپنی طاقت و عسکری مہارت پر ناز کرنے والی یہ فوج کب مسلمانوں کے دین، جان، مال اور عزت کے تحفظ میں کامیاب ہوئی ہے؟ سن ۴۸ء، ۶۵ء، ۷۱ء، کی جنگیں ہوں یا کارگل کا معرکہ...... یہ فوج جب بھی کافروں کے خلاف حرکت میں آئی ہے اس نے مات کھائی ہے۔ ہاں، یہ کامیاب رہی ہے تو پاکستان کے دو ٹکڑے کرنے میں کامیاب رہی ہے، امارتِ اسلامیہ افغانستان کو گرانے میں کامیاب رہی ہے، مجاہدینِ اسلام کا شکار کرنے میں کامیاب رہی ہے اور قبائل، بلوچستان اور سوات میں اپنے ہی ملک کی آبادیاں اجاڑنے میں کامیاب رہی ہے۔ پس اللہ ہی اس خطے کے عوام کو اس ناسور سے نجات دیں۔

یقیناً پاکستان سمیت سارے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ تبھی ممکن ہے جب وہ عظیم تر اسلامی سلطنت بحال ہو جو شریعت کے مطابق فیصلے کرتی تھی، جس کا دارالحکومت کبھی کابل اور کبھی دہلی ہوتا تھا اور جس کے سایہء رحمت تلے مسلمان ہی نہیں کافر رعایا بھی امن و سکون سے رہا کرتی تھی۔

میں اپنی گفتگو سمیٹتے ہوئے آسام، برما اور سری لنکا کی بدھ آبادیوں کو یہ پیغام بھی دینا چاہوں گا کہ ابھی تک ہم نے اپنی بندوقوں کا رخ بدھ مذہب کے پیروکاروں کی طرف نہیں پھیرا تھا۔ اور نہ ہی میرے خیال میں تم لوگوں میں اتنا دم خم ہے کہ اللہ کے مجاہد بندوں کی چند ضربیں بھی سہہ سکو۔ لہٰذا ہمارے مسلمان بھائیوں پر ہاتھ اٹھا کر خود کو ایسی جنگ میں مت دھکیلو جسے آخر تک نبھانے کا تم میں یارانہ ہو!

میں برما کی حکومت سے بھی یہی کہنا چاہوں گا کہ تمہارا ملک بمشکل عالمی پابندیوں سے باہر نکلنا شروع ہوا ہے اور تمہاری معیشت کا اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا ابھی بھی ایک طویل سفر ہے۔ پس ایسی حرکتیں نہ کرو جو تمہارے امن، تمہاری معیشت اور تمہاری ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیں۔ یہ نہ سمجھو کہ مسلم خون یونہی بہتا رہے گا اور تمہارے ترقی کے سفر میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ڈلے گی۔

میں بھارت کی حکومت کو بھی یہ انتباہ کرنا چاہوں گا کہ چاہو تو اپنی سیاہ کرتوتوں کی طویل فہرست میں کشمیر، گجرات اور احمد آباد کے بعد آسام کا اضافہ بھی کر لو، تمہارے زیرِ تسلط رہنے والے ہر مظلوم مسلمان کا بدلہ ہمارے کندھوں پہ عائد امانت ہے...... تمہاری یہ متکبرانہ حرکتیں ہمیں دہلی کی سمت اپنی پیش قدمی کو مزید تیز کرنے ہی کا جذبہ دیتی ہیں...... اور خود بھارت میں بسنے والے لاکھوں غیور مسلم نوجوانوں کو بھی یہ یقین دلاتی ہیں کہ ان کی دنیوی واخروی فلاح جہاد و قتال کی راہ اختیار کیے بغیر ناممکن ہے۔

میں بنگلہ دیش کے علماء اور عوام سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اپنے پڑوس میں بسنے والے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے آگے بڑھیں اور اپنی عاقبت نااندیش حکومت کو برمی مسلمانوں کے لیے اپنی سرحدات کھولنے پر مجبور کریں اور اسے ایسے ظالمانہ اقدامات سے روکنے کے لیے کہ جن سے برما و آسام کے مظلوم مسلمانوں پر دنیا مزید تنگ ہوتی ہو، اپنا دباؤ بڑھائیں۔

آخر میں برما، سری لنکا، بھارت اور تھائی لینڈ سمیت پورے جنوبی ایشیاء میں بسنے والے تمام مظلوم مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ آپ کے احوال کی خبریں ہمارے دلوں کو چھلنی کیے دیتی ہیں۔ لیکن ساتھ ہی یہ چیز ہمارے دلوں کو کچھ تسلی بھی بخشتی ہے کہ ہم آپ کو اس ظلم کے شکنجے سے آزادی دلانے کے لیے امریکہ اور اس کے مقامی و عالمی حواریوں سے برسرِ پیکار ہیں۔ ان شاء اللہ ہم صبر و استقامت کے ساتھ آپ سمیت پوری امت پر ظلم کرنے والے عالمی صلیبی صہیونی مشرک اتحاد کے خلاف برسرِ پیکار رہیں گے یہاں تک کہ یہ شیطانی اتحاد پاش پاش ہو جائے، انسانیت کو اس کے شر سے نجات مل جائے اور قوت احمقوں اور مفسدین کے ہاتھ سے چھین کر اللہ سے ڈرنے والے مومن بندوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ ہمیں یقین ہے کہ آپ کے دکھوں کا مداوا محض احتجاج کرنے یا مذمتی قرار دادیں منظور کرنے سے نہیں ممکن۔ آپ کے غم غلط کرنے اور اس ظلم سے آپ کو چھڑانے کے لیے ہمیں شرعی تعلیمات کے عین مطابق قوت تیار کرنا ہو گی، رباط پہ قائم رہنا ہو گا اور جہاد کے میدانوں میں صبر کے ساتھ اپنا لہو پیش کرتے رہنا ہو گا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے زمین میں تمکین لکھ دیں اور اسلام کو ایک بار پھر غلبہ نصیب فرمائیں۔ اس کے سوا ہم نے جو راہ بھی اختیار کی وہ دراصل جہاد کی مشکلات سے گھبرا کر شکست خوردگی کی راہ اختیار کرنے کے مترادف ہو گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس عزت والی راہ کی طرف ہدایت دینے کے بعد ایسی ذلت کی راہوں کی طرف لوٹنے سے محفوظ رکھیں۔ آمین!

وصلی اللّٰہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم